ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.04 (2025)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی پنجابی نعتیہ شاعری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

A Research and Critical Analysis of Naatia Poetry of Dr. Hafeez Ahmed

ریحانہ کوثر

ایم فل اسکالر، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

محمد جاوید

ایل ڈی سی، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ڈاکٹر زیب النساء (Corresponding Author)

لیکچرار، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Dr. Hafeez Ahmed is a important personality of Punjabi Literature. He is a Poet, Prose Writer and a Researcher but his strong reference is Punjabi Naat. He has introduced new trends in Naat. He wrote Naat in form of Folk Generes like Mahiya, Tappa etc. He also wrote Naatia Dewan and he used one alphabet as a Radeef in the whole book. This research paper explores his poetic treatment in Naat. Dr. Hafeez used different allusions and other devices to describe Seerat-ul-Nabbi (SAW). In this paper an attempt has been made to introduce Dr. Hafeez's personality, his books. This paper focuses on the thematic and artistic analysis of his Naat and researchers has tried to describe the aspects of Naat of Dr. Hafeez with suitable examples from the text.

Keywords: Dr. Hafeez Ahmed, Naat, Seerat-ul-Nabi, New Trends, Naatia Dewan.

گوجرانوالہ کی سرزمین علم و ادب کے حوالے سے بڑی زرخیز سرزمین ہے، اس سرزمین پر بڑے بڑے نامور شاعر، ادیب اور محقق پیدا ہوئے جنھوں نے پنجابی زبان و ادب کے گلستان کی آبیاری کے لیے دن رات کوشش کی۔ ان میں امریتا پریتم، ڈاکٹر فقیر محمد فقیر، پنڈت کالی داس، قادر یار، پیراں دتہ ترگڑ، عبدالمجید بھٹی، غلام مصطفٰے بسمل آور محمد اقبال نجمی کے نام نمایاں ہیں۔ آج کے دور میں پنجابی ادب کی خدمت کے اس سفر کو جاری رکھنے والوں میں ایک نمایاں نام ڈاکٹر حفیظ احمد کا بھی ہے جو گوجرانوالہ کے رہائشی ہیں۔ ان کی پیدائش گکھڑ منڈی میں محمد حنیف اور سید بی بی کے ہاں ہوئی۔ ڈاکٹر محمد ایوب اپنی کتاب "ڈاکٹر حفیظ احمد: حیاتی تے فن" میں ان کی تاریخ پیدائش کے بارے یوں بیان کرتے ہیں:

> "ڈاکٹر حفیظ احمد ہوراں نے گوجرانوالہ شہر دے مشہور قصبے گکھڑ منڈی دے محلہ شاہ جمال وچ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء نوں محمد حنیف ہوراں دے گھر جنم لیا۔")۱

آپ ایک محقق ہونے کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان کے شاعر بھی ہیں، جنھوں نے پنجابی زبان کے فروغ کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کی کل ۲۳ کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں ۳ کتب اردو اور ۲۰ کتب پنجابی میں شائع ہوئی ہیں۔ آپ کی اردو کتب کے نام یہ ہیں۔ اقبال اور طنز و مزاح (۱۹۷۸ء)، پھول اور بارود (۱۹۸۵ء)، معلومات قرآن (۲۰۰۶ء)۔ آپ کی ۶ کتب پنجابی شاعری کی شائع ہوئی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ نعتاں دا میحل (۲۰۰۹ء)، طیبہ والیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، (۲۰۲۰ء)، گلشن نعت دا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

سوہنا پھل (۲۰۲۳ء)، طیبہ دی مہکار (۲۰۲۳ء)، اوہدی حمد نرالی اے (۲۰۲۴ء)، سوہنے اکھر حمد اں دے (۲۰۲۵ء)۔ آپ کی ۷ کتب پنجابی تحقیق و تنقید کی شائع ہوئی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ سوچ وچار (۱۹۹۰ء)، گواچے لعل (۱۹۹۱ء)، گواچے مہاندرے (۲۰۰۱ء)، تارے انبر اں دے (۲۰۰۴ء)، قصہ تے پنجابی قصہ (۲۰۰۵ء)، قصہ یوسف زلیخا (تحقیق تے تنقید) (۲۰۱۶ء)، ڈھلکاں مار دے تارے (۲۰۲۲ء)۔ آپ نے ۷ کتب مرتب کی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ قائد اعظم (عزم منارا) (۱۹۸۴ء)، اقبال قلندر (س ن)، غلام مصطفےٰ بسملؔ فن تے شخصیت (۱۹۹۰ء)، چن حر ادا (پنجابی نعتاں دی چون) (۱۹۹۳ء)، معراج نامے (پنجابی شاعری) (۲۰۱۸ء)، معراج نامہ (پنجابی شاعری) (س ن)، ماسٹر گائیڈ ایم اے پنجابی (۱۹۸۴ء)۔ آپ کی ۵ کتب زیر طبع ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حمد یہ ماہیے، نعتیہ ماہیے، سفر نامہ حج، ہیر وارث شاہ نقاداں دی نظر وچ، پھٹکل شاعری (کافیاں، ماہیے، بولیاں، نظمیں)۔

ان کے پنجابی نعتوں کے تین مجموعے نعتاں دا میحل، طیبہ والیا صلی اللہ علیہ وسلم اور طیبہ دی مہکار شائع ہوئے ہیں۔ پنجابی ادب میں نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بہت زیادہ کتب لکھی گئیں۔ پنجابی کی تمام اصناف نظم، غزل، رباعی، ہائیکو، ماہیا، دوہڑہ، کلاسیکل شاعری بلکہ ہر صنف میں نعت لکھی گئی ہے۔ مگر ڈاکٹر حفیظ احمد کو یہ اولیت اور انفرادیت حاصل ہے کہ اُنہوں نے پنجابی ادب میں اپنی کتاب "نعتاں دا میحل" لکھ کر پنجابی ادب میں سب سے پہلا نعتیہ دیوان لکھا۔ اس کتاب میں ہمیں کلاسیکی شاعری کے وہ تمام رنگ دکھائی دیتے ہیں جو کسی شاعر یا کتاب کے بارے تمام معلومات دیتے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی کتاب "نعتاں دا میحل" میں اپنے اس نعتیہ دیوان کے بارے یوں بات کی ہے:

حفیظؔ آیا اے لے کے نعتاں دا دیوان در اُتے
کرو منظور آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایس دے اظہار دی بارش (۲)
میں نعتاں دا دیوان لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جی
میں گنبد دی چھاویں سناواں مدینے (۳)

اس نعتیہ دیوان کے فکری اجزائے ترکیبی کا مطالعہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آج بھی اُسی طرح ہی ہے اور کل آنے والے وقت میں بھی عشق اور عقیدت رکھنے والوں کے دلوں اور روحوں کو ایمان کی تازگی اور بالیدگی عطا کرتا رہے گا۔ ڈاکٹر احسان اللہ طاہر اس نعتیہ دیوان کے بارے بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر حفیظ احمد دے ایس پہلے نعتیہ دیوان وچ سانوں اوہناں دے دُکھ اپنے دُکھ لگدے نیں تے ساڈے دل دیاں سدھراں سانوں اوہناں دے کلام وچ دکھائی دیندیاں نیں۔" (۴)

ڈاکٹر حفیظ احمد کا انداز بیان اتنا سادہ اور عام فہم ہے کہ وہ نعت میں کسی بھی بات کو ابہام کی شکل میں نہیں رہنے دیتے۔ دکھ، امید یا سدھر اس کو کوئی بھی نام دیا جائے، ہمیں یہ ہر نعت گو کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ مگر ڈاکٹر حفیظ احمد نے اس کو کائناتی اور آفاقی بنا دیا ہے۔ اس نعتیہ دیوان میں ایک جذبہ، نشہ اور آرزو اس طرح کا ملتا ہے کہ جتنی مرتبہ بھی اس دیوان کو پڑھا جائے تو اتنی مرتبہ اس میں ایک نیا رنگ نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کی نعتیہ شاعری میں مدینے جانے کی امنگ، وہاں پر مستقل طور پر بسنے کی تمنا اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کی خواہش نظر آتی ہے۔

ہر اک ورہے مدینہ ویکھاں ایہو میری تانگھ
ہر اک ورہے دوارے آواں ایہو میری منگ (۵)
ایہو میری خواہش ایہو میری حسرت
میں آواں تے مڑ مڑ کے جانواں مدینے (۶)

غلام مصطفےٰ بسملؔ ڈاکٹر حفیظ احمد کی کتاب "نعتاں دا میحل" پر تبصرا کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

> ”بار بار مدینے جاون دی سِک، حضور ﷺ دی چوکھٹ تے پلکاں نال بہاری دیون دی سدھر، ہرے گنبد نوں ویکھ کے اکھیاں ٹھارن دی ریجھ تے حضور ﷺ دی زیارت داشوق انہاں دی شعری صداقتاں دے دلی ترجمان وکھالی دیندے نیں۔“(۷)

محمد انور رانانے ڈاکٹر حفیظ احمد کی کتاب ”نعتاں دامیحل“ پر اپنے خیالات ان الفاظ میں لکھے ہیں:

> ”پنجابی نعتیہ ادب وچ ایہہ اک بے بدل وادھا اے تے ایہہ وادھا شاعر نوں ایتھے وی تے اگلے جہان وی سرخرو کرن دا سبب بنداوکھالی دیندا اے۔“(۸)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی کتاب ”طیبہ والیا ﷺ“ ان کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ جس میں شامل تمام نعتیں ایک ہی ردیف پر ہیں اور وہ ردیف مجموعے کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے۔ ایک ردیف پر اتنی نعتوں کی تخلیق بلاشبہ پنجابی ادب میں اپنی نوعیت کی ایک منفرد کوشش ہے۔ نعتیہ دیوان کی طرح یہ کتاب بھی اپنی نوعیت کی پہلی کوشش ہے۔ اس سے پتہ چلتاہے کہ شاعر کے پاس لفظوں اور جذبوں کی اتنی فراوانی ہے کہ ایک ردیف کے ساتھ ۴۸ نعتیں لکھ سکتے ہیں۔ اصولی طور پر دیکھا جائے تو یہ سارا مجموعہ ردیف ”الف“ پر مشتمل ہے۔ کتاب میں اچھوتے قافیے، عقیدت سے لبریز لفظ، جذبوں میں گُندھی ہوئی تراکیب، دل موہ لینے والی تشبیہات اور چشم کشا تلمیحات نے اشعار کی افادیت میں کئی گُنا اضافہ کر دیاہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد بیشک ایک محقق ہیں مگر اُن کا کمال یہ بھی ہے کہ اب وہ ایک نعت گو شاعر بھی ہیں۔ اس کا ثبوت ان کا یہ نعتیہ مجموعہ ”طیبہ والیا ﷺ“ ہے جو انہوں نے ایک ہی ردیف میں لکھ کر اپنے مہان شاعر ہونے کا ثبوت دے دیاہے۔ ان کے اس نعتیہ مجموعے کی بڑی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کی سراپا نگاری کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے معجزات کو بھی بیان کیا ہے۔ آپ نے جہاں نعتوں میں عربی الفاظ کا استعمال اور قرآن و حدیث کے حوالے پیش کیے ہیں وہاں انہوں نے اسلامی واقعات کو بھی بیان کیاہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جہاں رسول پاک ﷺ کے عشق میں وچھوڑے اور در اقدس سے دوری کا ذکر کیاہے وہاں آج کے دور کے مسائل کو بھی بیان کر کے نظرِ کرم کی درخواست کی ہے۔ زبان و بیان کی خوبیوں سے بھرا ہوا یہ پنجابی نعتیہ کلام پنجابی ادب میں ایک خصوصی اضافہ ہے۔ ڈاکٹر احسان اللہ طاہر اس کتاب کے بارے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ”ڈاکٹر حفیظ احمد ہوراں دی ایہہ کتاب ’طیبہ والیا ﷺ‘ اوہناں دی روح دی آواز اے۔ اوہناں دے دل دی سدھر اے تے راتاں دے جگراتے دیاں دعاواں نیں۔ اوہناں دے شعراں توں لگ دااے کہ اوہ راتاں نوں جدوں عبادت کر دے نیں تے نبی کریم ﷺ دی یاد تے آپ ﷺ دی نعت نوں اپنی عبادت دا حصہ بناندے نیں۔ اونہاں دی نعت پڑھ دیاں ہوئیاں سانوں اونہاں دیاں مناجاتاں وچ جیہڑا رنگ چوکھا وکھالی دیندا اے اوہ اونہاں دی اک واری فیر مدینے اپڑن دی خواہش اے۔“(۹)

ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی نعت میں ایک نیا تجربہ کیاہے جو کہ پوری کتاب ایک ہی ردیف ”طیبہ والیا ﷺ“ میں لکھی گئی ہے۔ اس لیے ان کی نعت ہمیں نعتیہ مناجات میں رنگی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ جب کوئی شاعر کوئی نیا تجربہ کرتا ہے بیشک وہ فنی ہو، عروضی یا تکنیکی ہو، اس کا تعلق بحر سے ہو یا لمبی ردیف سے، اس کا خیال اپنے تجربے کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنے اس تجربے میں اپنی بات کو وسعت اور نیا پن دے کر یہ ثابت کیاہے کہ شاعر کے پاس بات کرنے کے سیکڑوں طریقے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد اپنی کتاب ”طیبہ والیا ﷺ“ میں قوم، ملک اور اجتماعی دکھوں کو دو جہانوں کے بادشاہ کے آگے بیان کرتے ہوئے اپنے دیس کی حالت کو لکھنا کبھی نہیں بھولے، بلکہ یہاں کے لوگوں کی حالت کو نعت میں استغاثہ کی صورت میں بیان کرنا اور اپنے نبی ﷺ کے آگے فریاد کرنا اپنا عقیدہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی نعت کو مضامین کے تنوع کے اعتبار سے بھی خوبصورت بنایاہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کیوں کہ ایک نقاد اور محقق ہیں۔ پنجابی ادب کی تاریخ خاص طور پر لوک ادب اور کلاسیکی ادب کے ساتھ ساتھ داستانوں اور قصوں کی روایت پر ان کا بڑا تحقیقی کام ہے اس وجہ سے وہ لوک کہانیوں کے کرداروں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اُنہوں نے پہلی دفعہ لوک کہانیوں کے کرداروں کو بڑے خوب صورت طریقے سے اور کہیں علامتی طور پر استعمال کرکے اک نیا رنگ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی نعت میں جو قافیے اور ردیف استعمال کیے ہیں اُن میں کئی الفاظ ایسے ہیں جو خالص اردو زبان کے ہیں بلکہ ان کو بڑی مہارت کے ساتھ پنجابی نعت میں استعمال کرکے ایک نیا پن پیدا کیاہے۔ ڈاکٹر انوار احمد اعجاز لکھتے ہیں:

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

''ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنے ایس نعت نذرانے 'طیبہ والیا ﷺ' وِچ جتھے اپنے اندر دِی ہُوک نوں دِل دِی ہُوک بنا کے اپنے بلھاں تے کوک وانگوں لیائے نیں اوتھے سانوں ایہناں لکھتاں وچ بڑے مؤثر انداز وچ تاثیر پذیری دا رنگ وی لبھدا اے۔''(۱۰)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی کتاب ''طیبہ دی مہکار'' پنجابی نعتیہ ماہیا پر مشتمل شعری مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں ۲۴ حمدیہ ماہیے اور ۵۰۶ نعتیہ ماہیے شامل ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے پنجابی ماہیے لکھ کر اپنے دلی جذبات اور عقیدت کا اظہار نہایت پر اثر انداز میں کیا ہے۔ ان کے نعتیہ ماہیے عشق نبی ﷺ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان کے نعتیہ ماہیوں میں خاتم الانبیا حضرت محمد ﷺ سے گہری محبت اور عقیدت کا اظہار ملتا ہے۔ ان نعتیہ ماہیوں میں سادگی، روانگی اور سلاست موجود ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر حفیظ احمد کے نعتیہ ماہیوں میں جذبے کی شدت، عقیدت کی فراوانی اور محبت کے انمول مضامین دیکھے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے عشق رسول ﷺ میں پوری طرح اپنے آپ کو رنگ کر یہ نعتیہ ماہیے کہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ ماہیوں میں دلکشی و رعنائی موجود ہے جو دلوں کو بھلی لگتی ہے اور ماہیے پڑھتے ہوئے قاری جھومنے لگتا ہے۔''(۱۱)

ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم اس کتاب ''طیبہ دی مہکار'' کے بارے یوں لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر حفیظ احمد ہوراں عشق تے عقیدت دیاں گہرائیاں وچ ڈُب کے ایہ ماہیے جیہڑے تخلیق کیتے نیں، ایہناں وچ سوز تے گداز دے نال نال جیہڑیاں چاشنیاں تے روشنیاں موجود نیں اوہ اپنی مثال آپ ہوون دے نال نال پُر جمال وی نیں تے باکمال وی نیں۔''(۱۲)

ڈاکٹر احسان اللہ طاہر اپنے ایک مضمون میں ڈاکٹر حفیظ احمد کی کتاب ''طیبہ دی مہکار'' کے بارے لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر حفیظ احمد ہوراں دے ایہ نعتیہ ماہیے تے بس اپنے آقاؑ نال تے مدینے نال پیار دی گل سناندے نیں، دِلاں وچ محبتاں نوں ودھاندے نیں تے پڑھنہاراں نوں سدھیاں راہواں ول بلاندے نیں تے ساڈے بلھاں تے اوہناں دا ماہیا اپنے آپ ای اک نعرہ بن کے آن کھلوندا اے''(۱۳)

ڈاکٹر حفیظ احمد وہ شاعر ہیں جنہوں نے نعت گوئی کے تقاضوں کو بھرپور طریقے سے سمجھا اور شعر کے ادبی پہلوؤں کو جان کر نعتیہ شاعری میں ایک دلکش اسلوب اپنایا۔ انہوں نے اپنی استعداد اور صلاحیتوں کے مطابق پنجابی ادب کی خدمت کی ہے۔ انہوں نے جو محسوس کیا اُسے قلم بند کر کے قارئین کی نذر کر دیا۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کلام کے اعتبار سے پختگی فکر کی علامت ہیں۔ ان کو اپنی مادری زبان پنجابی سے اتنا لگاؤ ہے کہ اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے اور اپنے جذبات و احساسات کے اظہار کے لیے بھی اسے مناسب سمجھا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کے فکر و فن کا جہاں تک تعلق ہے تو اس میں روایتی فکر کے ساتھ ساتھ عصر جدید کے تقاضوں کی ترجمانی بھی ملتی ہے۔ وہ جذبہ اور خیال کو ہم آہنگ کرنے کا ہنر بھی جانتے ہیں اور بڑی سادگی کے ساتھ اپنے خیال کو قاری تک پہنچانے کا فن سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کی نعت کے مطالعے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ان کا اسلوب اپنے ہم عصر شعرا سے جدا اور ممتاز ہے اور یہ اُن کی کامیابی ہے کہ اسے برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر حفیظ احمد ایک نعت گو شاعر ہیں۔ انہوں نے جو نعتیہ مجموعے لکھے ہیں اُن میں نبی پاک ﷺ سے والہانہ محبت و عقیدت کے ساتھ ساتھ آپؐ کی زندگی کے واقعات کو بھی شعری شکل میں قلم بند کیا۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے نبی پاک ﷺ کا معراج پر جانا، مسجد اقصیٰ میں انبیاء کی جماعت کروانا اور پھر عرش کی سیر کرنا، نبی پاک ﷺ کا حج پر جانا اور وہاں پر میدان عرفات میں خطبہ دینا، طائف والوں کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کا پتھر مارنا، مسجد قبا کی تعمیر، شعیب ابی طالب کی گھاٹی میں محصور ہونا، ہجرت کرنا، نجاشی کو خط لکھنا، فتح مکہ، والدین کی وفات اور بکریاں چرانا، ان تمام واقعات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے پیغمبرؐ کو معراج کی رات عرش معلی پر بلایا تو ڈاکٹر حفیظ احمد اس واقع کو یوں بیان کرتے ہیں:

یارا عرش معلی آ		بہہ کے براق تے کلا آ
انبراں دے نیں کھلے بھِت		جم جم رکھ تسلا آ
میرے ناں دا وِرد پکا		کردا اللہ اللہ آ
بہہ کے توں قاب قوسین		پاون لئی تجلیٰ آ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

رنگاں تے خوشبوواں نال		سجیا ویکھ محلا آ
کُنتُ کَنزاً دا پاون بھیت		چکن راز توں پلا آ
تہاڈیاں وچ اڈیکاں میں		سِک مٹاون ملا! آ (۱۴)

نعت کی روایت میں حضورؐ پر نور کی سراپا نگاری تمام نعت گو شعرا کا مرکز رہی ہے۔ نعت گو شعرا نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آپؐ کی صورت اور سیرت کے پیکر تراشے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے بھی اپنے نعتیہ کلام میں نبی پاکؐ کی سراپا نگاری بڑے عمدہ طریقے سے بیان کی۔ آپ نبی پاکؐ کی زلفوں کی بات کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

تہاڈی زلف واللیل دے جو بن گئے قیدی سوہنیا
نہ جاری ہون پروانے اوہناں اسیراں دے "طیبہ والیاﷺ"
جنہاں اِک جھلک دَس کے گئے ہو اکھیا تھیں پرانہہ
اونہاں دریا وگائے اکھیاں تھیں نیراں دے "طیبہ والیاﷺ"(۱۵)

آپؐ کی سراپا نگاری ہر دور کے شعرا کا موضوع رہی ہے۔ آپؐ کے چہرہ اقدس کے لیے خوب صورت اور نادر تشبیہات استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ آپؐ کی زلفوں، رخ روشن، آنکھوں غرض کہ تمام اعضاء کے سراپے کو اشعار میں خوب صورت اور منفرد انداز میں ڈاکٹر حفیظ احمد نے پیش کیا ہے۔ نعتیہ ماہیے میں آپ لکھتے ہیں:

کوئی اس دا نہ ثانی اے
والضحیٰ دا مکھ سوہنا ، سوہنی شکل نورانی اے(۱۶)

شاعری میں منظر نگاری یا تصویر کشی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ منظر نگاری کے ساتھ ہی مختلف کرداروں کے احساسات اور جذبات کی عکاسی ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کی شاعری کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ مختلف قدرتی مناظر کی تصویر کشی اس انداز سے کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ تمام مناظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد جب حج کا فریضہ ادا کرنے گئے تو آپؐ نے مکہ اور مدینہ کے تمام تاریخی مقامات کا نظارہ کیا۔ آپ مدینہ پاک کی گلیوں اور مدینے شہر کے مناظر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

عطاواں ، عطاواں ، عطاواں مدینے
معنبر ، معطر ، ہواواں مدینے
ایہ دل والی سدھر جوان ہوندی جاندی
ملے اِذن اک واری آواں مدینے
کوئی اوتھوں خالی نہ پرتے سوالی
اثر جا کے پاون دعاواں مدینے
اوہ نورانی پیکر عطا کر دے چانن
میں چانن تھیں قسمت جگاواں مدینے
اتر دے نیں دن رات جتھے فرشتے
خدا دا نظارہ میں پاواں مدینے

محبت دا مرکز عطاواں دا منبع
پئیاں نوری برسن گھٹاواں مدینے
ایہو میری خواہش ایہو میری حسرت
میں آواں تے مڑ مڑ کے جاواں مدینے
لباں تے ادب تھیں رہوے چپ دا جندرہ
میں ہنجواں تھیں دیواں صداواں مدینے
میں نعتاں دا دیوان لے کے نبیؐ جی
تے گنبد دی چھانویں سناواں مدینے(۱۷)

کسی بھی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے جذبہ عشق سے سرشار ہونا اشد ضروری ہے۔ عشق کی بدولت انسان پہاڑوں سے ٹکرا جاتا ہے، لشکروں کے مقابلہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے اور اگر عشق خدا اور خدا کے رسولؐ سے ہو تو انسان کو اپنی معراج تک پہنچا دیتا ہے۔ جذبہ عشق مصطفیٰؐ ڈاکٹر حفیظ احمد کی شاعری کا ماخذ ہے۔ ان کا ایک ایک شعر عشقِ رسولؐ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ کی اطاعت، محبت اور فرمانبرداری بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ نبی پاکؐ کی اطاعت اور عشق کے بغیر کوئی بھی مسلمان مومن نہیں بن سکتا۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کے اشعار میں عشق مصطفیٰؐ ہمیں نمایاں نظر آتا ہے۔

ایویں عقلاں پئے کچولن "طیبہ والیا ﷺ"
عشق بنا کنج گنڈھا کھولن "طیبہ والیا ﷺ"
اوہنا دے ہتھ کجھ وی آوندا دِسدا نہیوں
ایویں نھیرے دے وچ ٹولن "طیبہ والیا ﷺ" (۱۸)

ہر نعتیہ شاعری کا خاصہ عشق مصطفیٰؐ ہی ہے۔ ہر نعت گو شاعر کے ہاں عشق نبیؐ کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ مگر ڈاکٹر حفیظ احمد کے ہاں یہ جذبہ شدید تر ہے۔ ان کے نعتیہ مجموعوں میں اکثر نعتیں ایسی ہیں جو ان کے عشق نبیؐ کے شدید جذبات کا آئینہ ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نعت لکھتے ہوئے وہ مکمل طور پر بے خودی اور عشق نبیؐ میں غرق ہوتے ہیں۔ عشق رسولؐ ڈاکٹر حفیظ احمد کے رگ وپے میں سرائیت کر چکا ہے اور وہ کس قدر عشق رسولؐ میں ڈوبے ہوئے ہیں اس کا اندازہ ان کے نعتیہ کلام سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ درج ذیل اشعار ان کے عشق مصطفیٰؐ میں غرق ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں:

اوسے آقاؐ جی دے عشق چ اپنا جیون رنگ
دنیا دے سبھ رنگاں اندر دِسدا جس دا رنگ
میں وی لڈیاں پاواں نچاں ایسے مستی نال
تیرے عاشق لے جان مینوں جے کر اپنے سنگ(۱۹)

یہ حقیقت ہے کہ جب تک آنحضور ﷺ کی ذات سے والہانہ عشق نہ ہو تو کامیاب نعت نہیں لکھی جا سکتی اور کامیاب نعت وہی ہے جس میں حضور ﷺ کی حیات طیبہ اپنے تمام تر محاسن اور اخلاق حسنہ کے ساتھ اس طرح جلوہ گر ہو کہ قاری کے دل میں اتر جائے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کی نعت اس لیے کامیاب نعت کہلاتی ہے کہ ان کی نعت کا ہر شعر محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کے ساتھ بے پناہ عشق اور محبت کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے خالق کائنات اور اس کے لاڈلے پیغمبر نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ سے اپنے والہانہ لگاؤ کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔ الفاظ دل کی گہرائیوں سے نکلتے ہیں اور قلم اور کاغذ کو عقیدت و محبت کے موتیوں سے مالا مال کر دیتے ہیں۔ نعت گوئی کے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

لیے عشق رسولؐ بنیادی عنصر ہے۔ سچے عشق کے لیے رسول ﷺ کی اتباع انتہائی ضروری ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ اتباع رسول ﷺ ہی عشق صادق کا پیمانہ ہے تو بے جانہ ہو گا۔ یہ جذبہ عشق جتنا شدید تر ہو گا، نعتوں میں اتنا ہی زیادہ اثر و سرور ہو گا۔ آپ لکھتے ہیں:

مدینے فیر میں جاواں میرا دل ایہو چاہندا اے
میں ٹھنڈ سینے دے وِچ پانواں میرا دل ایہو چاہندا اے
جدوں روضے نوں ویہناں واں میرے اتھرو نئیں رُکدے
دیو جے اِذن فِر آواں میرا دل ایہو چاہندا اے

بدر ، طائف ، حرا ، طیبہ جتھے سرکار پھر دے رہے
اوہ ویکھاں ساریاں تھاواں میرا دل ایہو چاہندا اے
دیو دیدار کملے نوں کدے سفنے دے وچ آقاؐ
مکن ہوکے اتے ہاواں میرا دل ایہو چاہندا اے
پھراں میں وانگ مجنوں دے مدینے دے بازاراں وچ
میں چماں سوہنیاں راہواں میرا دل ایہو چاہندا اے
تہاڈے آستانے میں سیس اپنا جھکا دیواں
تے اُتے لیکھ رشاواں میرا دل ایہو چاہندا اے(۲۰)

اپنے وطن سے محبت ایک انسانی فطری عمل ہے۔ انسان جس دھرتی پر پیدا ہوا ہو اور جس سرزمین پر بچپن گزارہ ہو اور پروان چڑھا ہو اُس دھرتی یا اس سے محبت ہمیشہ اُس کے دل میں زندہ رہتی ہے۔ ملک و قوم سے وابستگی ایک فکری جذبہ ہے اور یہ جذبہ مزید پختہ ہو جاتا ہے جب کوئی حساس آدمی ملک و قوم کی خستہ حالی دیکھتا ہے۔ اس کا دل جلتا ہے مگر اس کے بس میں کچھ نہیں ہوتا۔ وہ صرف سوچ سکتا ہے اور اگر اس حساس آدمی کا رشتہ کاغذ اور قلم سے ہو تو وہ اپنے دکھ کا اظہار اپنے قلم کے ذریعے کرتا ہے اور اپنے ہم وطنوں کو ان دکھوں سے آگاہ کرتا ہے، تاکہ سب مل کر قوم کے زخموں پر مرحم رکھیں اور اپنے معاشرے کو امن و امان کا گہوارہ بنانے کے لیے اپنی کوشش کریں۔ یہ خواہش ڈاکٹر حفیظ احمد کی شاعری میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اپنے پیارے وطن پاکستان کی دم دم خیر اور سلامتی مانگنا ڈاکٹر حفیظ احمد کی عادت اور وظیفہ ہے۔ ان کی شاعری میں ہمیں ملت اسلامیہ کی خیر خواہی اور پاکستان کی ترقی و خوش حالی کا جذبہ نمایاں نظر آتا ہے۔ آپ ملک کی ترقی اور خوش حالی کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس ملک کی سلامتی کی دعائیں کرتے ہیں:

نبیؐ دے صدقے کرو دعاواں رب جو کرے قبول
کدے نہ آوے پاک وطن تے سجنوں کوئی عذاب(۲۱)

آپ اپنے ملک کی سلامتی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے نظر آتے ہیں جو ڈاکٹر حفیظ احمد کے ایک سچے محب وطن ہونے کی نشانی ہے۔ آپ اپنی نعتوں میں ملکی سلامتی کی دعائیں ان الفاظ میں کرتے ہیں:

سچا سائیں نبیؐ دے صدقے کرے حفاظت
شالا حشراں تیکر رہوے میرا دیس سلامت(۲۲)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.04 (2025)

جہاں ڈاکٹر حفیظ احمد ہمیں دیس کی خوش حالی کے لیے دعائیں کرتے نظر آتے ہیں وہاں اس ملک کو نقصان پہنچانے والے اور دیس کا برا سوچنے والوں کے لیے بد دعائیں بھی کرتے ہیں:

شالا اوہنوں ہووے کدی نہ بہشت نصیب
ایس وطن نوں جنہے سی دِتا توڑ "طیبہ والیا ﷺ (۲۳)

شاعر یا ادیب معاشرے کا حساس شخص ہوتا ہے۔ وہ اپنے ماحول اور ارد گرد کے حالات سے بہت متاثر ہوتا ہے۔ معاشرے کی اونچ نیچ سے اس کا دل کڑھتا ہے اور وہ اپنے معاشرے کو ان برائیوں سے پاک کرنے کے لیے اپنے قلم کا سہارا لیتا ہے۔ ادیب و شاعر زمانے کی ناہمواریوں اور نشیب و فراز کو نمایاں کر کے عوام کو اپنے معاشرے کی تصویر دکھاتا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد بھی ایک ایسے شاعر ہیں جو کہ ملک کی سیاسی، سماجی اور معاشی صورت حال پر بہت گہری نظر رکھتے اور پھر اُن حالات کو خوب صورتی کے ساتھ اپنی شاعری کا حصہ بناتے ہیں۔ آج کے دور میں امت مسلمہ کو جن مصائب اور پریشانیوں کا سامنا ہے ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی شاعری میں اُن کی نشاندہی کی ہے۔ قرآن پاک میں نبی پاک ﷺ کی زندگی کو تمام مسلمانوں کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ آج کا مسلمان جس کا تعلق بھی مسلم دیس سے ہے وہ مادیت پسندی کا شکار ہو کر اُسوۂ حسنہ کو بھول گیا ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہا ہے۔

تہاڈا اسوۂ چھڈ کے امت خوار ہو گئی
کرم دی اک نظر ہووے خدارا "طیبہ والیا ﷺ" (۲۴)

ڈاکٹر حفیظ احمد نے مصطفائی نظام معاشرت کے بارے بھی روشنی ڈالی ہے۔ آپ جانتے ہیں کی اس نظام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام، دستور یا قانون نہیں ہے جو انسانیت کی خیر خواہی اور بھلائی کا درس دیتا ہو۔ اسی لیے آپ نے اپنی نعتوں میں اسلامی سماج، معاشرت اور سیاست کا نظام جو آپ ﷺ نے احکام خداوندی کے تحت اسلامی ریاست مدینہ میں لاگو کیا اور پھر اسی نظام کو آپ ﷺ کے صحابہ نے سارے جہان میں پھیلا دیا۔ یہی خدا کا فطری قانون ہے جو عبادت، معیشت، ریاست، امن و سلامتی، بھائی چارہ، عزت و احترام، عوام کی بھلائی اور انسانیت کی خدمت کا درس دیتا ہے۔ یہی مصطفائی نظام قانون برائی کو مٹانے، نیکی کو پھیلانے، معاشرتی انصاف اور سماجی مساوات سکھاتا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کہتے ہیں کہ کسی ایسے انسان کی ضرورت ہے جو اس قوم کی حالت کو دوبارہ بہتر کر سکے۔

کوئی نر بندہ بھیجو تے گل بن دی اے
تیری امت ویکھ پھس گئی اے وچ دلدل "طیبہ والیا ﷺ" (۲۵)

ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی نعتوں میں آج کے سماج کے دکھ درد اس انداز سے بیان کیے ہیں کہ آپ کو تمام شعرا میں ایک نمایا مقام ملا ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے عقیدت و محبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ بڑے دکھ بھرے انداز میں قوم کے مسائل کو نبی پاک ﷺ کی ذات کے آگے رکھ کر نظر کرم کی درخواست کی ہے۔ یہ کام وہی آدمی کر سکتا ہے جو حساس طبیعت کا مالک ہو، معاشرتی اور سیاسی شعور بھی رکھتا ہو اور جس کے دل میں قوم کا درد ہو۔ ڈاکٹر حفیظ احمد ایسے شاعر ہیں جن کے دل میں قوم کا دکھ درد بھی ہے اور وہ اسے محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ بیان کرنے کی طاقت بھی رکھتے، پھر اس دکھ کو ختم کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ نعت کے اندر اپنی قوم کے دکھوں اور دردوں کو بیان کرنا ایک منفرد ڈھنگ ہے۔

اُمت مسلمہ کی تباہی اور بربادی کی سب سے بڑی وجہ فرقہ پرستی اور باہمی اختلاف ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے جہاں نعتوں میں علیحدہ علیحدہ فکر اور خیالات کے چراغ روشن کیے ہیں وہاں فرقے، مسلک اور ذات پات میں تقسیم ہونے والی قوم کے لیے اپنے دکھ بھرے اشعار میں ایک ہونے کی دعا بھی کی ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد مسلمانوں کو فرقوں اور مسلکوں میں تقسیم دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں:

ساری اُمت ٹوٹے ٹوٹے ہو ہو فرقیاں دے وچ ونڈی گئی اے سوہنیا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.04 (2025)

ہر کوئی ایتھے مرزا بنیا کوئی بنیا اے خان "طیبہ والیاﷺ"(۲۶)

ہماری شکست اور غلامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے جب بھی مار کھائی ہے اپنے اندرونی چور اور منافق سے کھائی ہے۔ ہمیں باہر کے دشمن نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا ہمارے آپس کے اختلافات اور لڑائی جھگڑوں نے تباہ کیا ہے۔ ہماری اسلامی تاریخ ہمارے دوغلے رویوں کی گواہ ہے کہ ہمیں جب بھی دوسری حکومت نے شکست دی یا ہمیں اپنا غلام بنایا تو اُس میں زیادہ ہاتھ ہمارے اندر کے غداروں کا ہے۔ اگر ہم اسلامی ممالک میں بھائی چارے کو دیکھیں تو ہم ایک دوسرے کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد اپنی نعتوں میں اُمت مسلمہ پر استحصالی قوتوں اور سامراجی طاقتوں کی اجارہ داری ختم کرنے کے لیے قوم کو یک جا ہونے کی تبلیغ کرتے ہیں اور نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں دعا کرتے ہیں کہ کاش آج کے مسلمان فرقہ پرستی کو چھوڑ کر ایک جسد واحد کی مانند ہو جائیں۔

اُمت فرقیاں وچ ونڈی گئی ویکھ لو
جتیاں دے وچ ونڈے دال "طیبہ والیاﷺ"
اُکھڑی انج دی چال سدھیاں راہواں بھل گئیاں
سدھے رستے دیو ہن ڈال "طیبہ والیاﷺ"
مکاراں سفاکاں دی اس بستی وچ
بندیاں دا پے گیا اے کال "طیبہ والیاﷺ" (۲۷)

ہمارا مذہب اسلام اخوت و بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ انسانی ہمدردی اور حقوق العباد پر قرآن پاک میں متعدد مرتبہ احکامات نازل ہوئے ہیں۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے اخوت اور بھائی چارے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ پنجابی ادب جس کی ترقی میں صوفیائے کرام نے اہم کردار ادا کیا اُن کی تعلیمات کا مرکز بھی توحید اور حقوق العباد رہا۔ اِن صوفی بزرگ شعرا نے اپنی شاعری میں امن و آشتی اور انسانی ہمدری کی تبلیغ کی۔ انسانی حقوق اور باہمی اتحاد و اتفاق سے زندگی بسر کرنے کا درس دیا۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کی شاعری میں بھی ہمیں انسان دوستی اور بھائی چارے کا پیغام ملتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کے مطابق کسی عربی کو عجمی اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے، سب برابر ہیں۔ آپ ﷺ نے ذات پات کے اُونچ نیچ کو ختم کر کے بھائی چارے کا درس دیا جس کو ڈاکٹر حفیظ احمد یوں لکھتے ہیں:

درس اخوت بھائی چارے والا ایسا دتا
اکو صف وچ آن کھلوتے کمی راٹھ تے جاٹ(۲۸)
جد سوہنے نے قدم ٹکایا مکیاں ساریاں ذاتاں پاتاں
سوہنے فرق مٹا دِتے نیں نہ اچیاں نہ نیویاں ذاتاں(۲۹)

کسی بھی شاعر کی شاعری پر اُس کے ماحول کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ کیوں کہ شاعر تخلیقی مواد اپنے ارد گرد کے ماحول سے لیتا ہے اور اُس کی سوچ اور فکر کا موضوع بھی اُس کے ماحول میں بسنے والے لوگوں کے جذبات، خوشیاں، غم اور ضرورتیں ہوتی ہیں۔ جن کو وہ تخلیقی سطح پر قبول کر کے اشعار کا جامعہ پہناتا ہے۔ بعض دفعہ شاعر اپنی تخلیق میں معاشرے کی ایسی تصویریں کھینچتا ہے کہ جن کا رنگ صدیوں بعد بھی ماند نہیں پڑتا۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے بھی پنجاب کے لوگوں کی رہتل بہتل کی کچھ اس طرح تصویر کشی کی ہے کہ جسے پڑھ کر پورے پنجاب کے پرانے رسم و رواج کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اِنہوں نے اپنے فن کا کمال کہیں کہیں بڑے شاندار طریقے سے پیش کیا ہے۔ پنجاب کی دھرتی پر بولے جانے والے الفاظ جن سے پنجاب کی ثقافت سامنے آتی ہے، ان الفاظ کو اپنی نعتیہ شاعری میں استعمال کر کے نبی پاک ﷺ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ پرانے دور میں لڑکیاں ایک گروہ کی شکل میں بیٹھ کر چرخہ چلاتی تھیں اور نبی پاک ﷺ کی شان میں گیت گایا کرتی تھیں۔

سکھیو! چھوپے پا ترنجنیں
رل مل گیت نبیؐ دے گاؤ(۳۰)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

سفنے دے وچ دید کراؤ جے اک واری
لُڈیاں پاواں کوٹھے چڑھ کے "طیبہ والیاﷺ"(۳۱)

ہجر تہاڈے دا کلر لیہاں لتھدا جاندا اے سوہنیا
جسم دی کلی اوڑک ڈھیسی ڈھیندے ڈھیندے "طیبہ والیاﷺ"
ہجر وچھوڑے دے پھلے دے تھلے ہن تے سوہنیا
آساں خواہشاں جذبے سارے جاندے گھندے "طیبہ والیاﷺ" (۳۲)

ڈاکٹر حفیظ احمد شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نقاد اور محقق بھی ہیں۔ پنجابی قصہ کاری میں بھی ان کا تحقیقی کام قابل ستائش ہے۔ پنجابی داستانوں ہیر رانجھا، سسی پنوں، مرزا صاحباں، سوہنی مہینوال وغیرہ کے کرداروں پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے پہلی دفعہ لوک کہانیوں کے کرداروں کو اپنی نعتوں میں یوں بیان کیا ہے:

اَج دی صاحباں مرزے دے سبھ تیر تروڑ گوا دِتے نیں سوہنیا
چھیتی چھیتی آوٗ ساڈی ظلماں نال اے جنگ "طیبہ والیاﷺ"
جیہڑا رانجھا ویکھ لوے طیبہ دیاں گلیاں
اوہو راہواں بھل جاندا ہیر والے جھنگ دا(۳۴)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی پنجابی شاعری میں کئی حوالے قرآن پاک سے اخذ کیے گئے ہیں۔ وہ ایک طرف رب کائنات کی تعریف و توصیف کرتے ہیں تو دوسری طرف قرآنی قصوں اور قرآنی واقعات کو بھی شاعری میں شامل کرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اعلیٰ مقام اور اونچا رتبہ عطا فرمایا جس کا ذکر قرآنی آیات میں بھی ملتا ہے۔ جو قرآنی آیات نبی پاک ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہیں ڈاکٹر حفیظ احمد نے ان قرآنی آیات کو پنجابی نعتوں کا حصہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۃ الم نشرح(۹۴:۴) میں ارشاد فرمایا کہ "ہم نے آپؐ کے ذکر کو بلند کیا" تو اس آیت کو ڈاکٹر حفیظ احمد یوں لکھتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ کہہ کے رب نے رُتبہ آپ ودھایا اے
رفعت جیہڑی تساں نوں بخشی کوئی سکیا نہ ماپ "طیبہ والیاﷺ" (۳۵)
کُنْتُ کَنْزاً دا پاون بھیت چکن راز توں پلا آ (۳۶)

گنبد خضریٰ کو دیکھنے کی چاہت ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ اس لیے ہر مسلمان اپنی زندگی میں مدینہ طیبہ جانے کے حیلے اور وسیلے تلاش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کا روضہ مبارک دیکھنے کا موقع مل جائے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد سبز گنبد کو دیکھنے کی خواہش ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

جے کر سایہ ہرے گنبد دا مل جاوے اس واری کدھرے تھوڑا سوہنیا
لکھیاں نعتاں ہن تک جو اوہدی چھاویں سناواں "طیبہ والیاﷺ" (۳۷)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی یہ بھی خواہش ہے کہ جب وہ مدینہ پاک جائیں تو ان کی وہاں پر ہی موت واقع ہو جائے اور اُن کی مدینہ پاک میں ہی تدفین ہو۔ یہ ڈاکٹر حفیظ احمد کا نبی پاک ﷺ سے محبت اور عقیدت کا انوکھا اظہار ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.04 (2025)

آپؐ دے اذن حضوری پاروں جے طیبہ ول جاواں تے
شالا موت وی آوے مینوں آقاؐ تہاڈیاں راہواں تے(۳۸)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی نعت گوئی میں مختلف موضوعات کے علاوہ فنی حوالے سے بھی قابل ستائش کوشش کی گئی ہے۔ نعت گوئی کے لیے پر کشش اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جس میں سادگی اور روانی پائی جاتی ہے۔ انداز بیان صاف، واضح اور انتہائی پر کشش اور دلکش ہے۔ خوب صورت الفاظ اور تراکیب استعمال کی گئیں ہیں۔ یہی اعلیٰ خصوصیات انہیں صف اول کے نعت گو شعرا میں شامل کرتی ہیں۔

ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی شاعری میں اردو، عربی، فارسی اور انگریزی الفاظ کا استعمال اس انداز سے کیا ہے کہ وہ الفاظ ہمیں نئے اور انوکھے محسوس نہیں ہوتے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی نعت میں جو قافیے استعمال کیے ہیں اُن میں کئی الفاظ اس طرح کے ہیں کہ جو خالص اردو زبان کے ہیں مگر انہوں نے بڑی فن کاری اور اُستادی کے ساتھ پنجابی نعت میں استعمال کر کے ایک نیا پن پیدا کیا ہے۔ اُنہوں نے وہ قافیے اس انداز سے استعمال کیے ہیں کہ اُن کے معنی خود بخود قاری پر واضح ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنے نعتیہ دیوان ''نعتاں دا میحل'' میں تجرباتی طور پر انگریزی الفاظ کو بڑے خوب صورت انداز اور سلیقے سے استعمال کیا ہے۔ اس سے پہلے نعت میں انگریزی الفاظ کا استعمال بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ انگریزی زبان کے الفاظ کا استعمال نعت کے حسن میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

آقاؐ جدوں حرا توں آ کے حق دا بٹن دبایا
نور دی ایسی بجلی چمکی کفر نوں پے گئی شاٹ
قیصر و کسریٰ دی کیہ وقعت آپؐ دی عظمت اگے
آپؐ دے در تے پانی بھر دے کیہ نوکر کیہ لاٹ
لین دین دے معاملیاں وچ ساویں تول تے تول
پورا رکھو ناپ اپنے نوں گھٹ نہ رکھو باٹ
شام سویرے حاضری دیوے آ کے در دے اُتے
پاک نبیؐ جی حفیظؔ دے تائیں احاطہ کرو الاٹ(۳۹)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی نعتیہ شاعری میں ہمیں محاورات کا استعمال، تشبیہ، تلمیح، استعارہ اور علامت نگاری کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔ آپ نے اپنی شاعری میں نبی پاکؐ کے لیے ''عربی چن'' کا لفظ استعارہ کے طور پر استعمال کیا ہے۔

چن توں لکھ سوایا میرے عربی چن دا روپ
جس دے نور تھیں چمکیا جاپے میرے من دا روپ (۴۰)

ڈاکٹر حفیظ احمد نے اپنی شاعری میں روز مرہ زندگی میں بولے جانے والے آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں سادہ اور اور عام فہم زبان کا استعمال کیا ہے۔ جس سے قاری کو ان کی شاعری پڑھنے میں کسی قسم کی پریشانی اور دقت پیش نہیں آتی۔ ان کا انداز بیان بہت آسان اور سادہ ہے۔ ڈاکٹر حفیظ احمد کے کلام میں صنعت تضاد اور تکرار لفظی کے نمونے بھی ملتے ہیں۔ ڈاکٹر حفیظ احمد نے شاعری میں کسی کسی جگہ استفہامیہ انداز اپنا کر شعور اور لاشعور کی گرہوں کو بڑی ہی تخلیقی ہنر مندی سے کھولنے کی کوشش کی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.04 (2025)

ہجر چ جان نہ جائے نکل
کول بلا لو آپؐ جناب
کد ویکھاں گا روضہ پاک؟
بھوگ رہیا واں ہجر عذاب (۴۱)

ڈاکٹر حفیظ احمد کی نعت کے مطالعے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ان کا اسلوب اپنے ہم عصر شعرا سے جدا اور ممتاز ہے اور یہ اُن کی کامیابی ہے کہ اسے بر قرار رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری میں واقعات نگاری، سراپا نگاری، منظر نگاری اور عشق رسول ﷺ کے اعلیٰ نمونے ملتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ہمیں جذبہ حب الوطنی، اخوت، بھائی چارہ اور فرض شناسی کا درس ملتا ہے۔ آپ اپنی شاعری میں اللہ تعالیٰ سے اپنے وطن کی سلامتی کی دعائیں مانگتے نظر آتے ہیں جو آپ کے سچے محب وطن ہونے کی نشانی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد ایوب، ڈاکٹر، ڈاکٹر حفیظ احمد: حیاتی تے فن، فیصل آباد، سارہ پبلیکیشنز، مکان نمبر ۸۵، گلی نمبر ۹، قاسم آباد، جھنگ روڈ، ۲۰۲۴ء، ص ۸

۲۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، لاہور، بزم مولا شاہ، A-41، چوہان روڈ، اسلام پورہ، ۲۰۰۹ء، ص ۹۰

۳۔ ایضاً، ص ۱۵۰

۴۔ ایضاً، ص ۱۸۴

۵۔ ایضاً، ص ۱۰۴

۶۔ ایضاً، ص ۱۵۰

۷۔ ایضاً، ص ۱۹۲

۸۔ احسان اللہ طاہر، ڈاکٹر، اکبر علی غازی، ڈاکٹر، خالد محمود، میجر ڈاکٹر، قدر شناس سخن دے (مرتب)، گوجرانوالہ، فروغ ادب اکادمی، ۲۰۲۲ء، ص ۱۷۵

۹۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، گوجرانوالہ، طیبہ پبلیکیشنز، ممتاز کالونی، جی ٹی روڈ، ۲۰۲۰ء، ص ۳۵

۱۰۔ ایضاً، ص ۴۹

۱۱۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ دی مہکار، گوجرانوالہ، طیبہ پبلیکیشنز، ممتاز کالونی، جی ٹی روڈ، ۲۰۲۳ء، ص ۱۲

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۴

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۶

۱۴۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، لاہور، بزم مولا شاہ، چوہان روڈ، اسلام پورہ، ۲۰۰۹ء، ص ۱۹

۱۵۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۱۴۳

۱۶۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ دی مہکار، ص ۲۹

۱۷۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ص ۱۴۹۔۱۵۰

۱۸۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۱۲۲

۱۹۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ص ۱۰۴

۲۰۔ ایضاً، ص ۱۴۱

۲۱۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ص ۳۶

۲۲۔ ایضاً، ص ۴۸

۲۳۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۸۳

۲۴۔ ایضاً، ص ۵۵

۲۵۔ ایضاً، ص ۹۰

۲۶۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۱۱۸

۲۷۔ ایضاً، ص ۹۴

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

۲۸۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ص ۵۰

۲۹۔ ایضاً، ص ۱۲۱

۳۰۔ ایضاً، ص ۱۲۹

۳۱۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۱۵۳

۳۲۔ ایضاً، ص ۱۴۱

۳۳۔ ایضاً، ص ۸۷

۳۴۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ص ۳۰

۳۵۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۶۵

۳۶۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ص ۱۹

۳۷۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، طیبہ والیا ﷺ، ص ۱۰۵

۳۸۔ حفیظ احمد، ڈاکٹر، نعتاں دا میحل، ۱۳۸

۳۹۔ ایضاً، ص ۵۰

۴۰۔ ایضاً، ص ۴۱

۴۱۔ ایضاً، ص ۳۵